(09) مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

فضلائے حقانیہ کی تالیفی اور تصنیفی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی' فضلاء حقانیہ کے علمی' ادبی' تحریری' تصنیفی اور تالیفی خدمات پر کام کر رہے ہیں۔۔علم وادب' تحریر اور تصنیف وتالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلاء حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف' خدمات اور تصنیفات وتالیفات کا تعارف مولانا موصوف کے نام بھیجیں تا کہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔

رابطہ ایڈریس : مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی' رُکن القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ ------- (ادارہ)

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی مدظلہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی دامت برکاتہم و فیوضہم کا نامِ نامی اسمِ گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔فضلائے حقانیہ میں آپ کی شخصیت اظہر من الشمس ہیں۔آپ کے اوصاف وکمالات' علمیت و قابلیت' تقویٰ وللّٰہیت' علمی رسوخ وبصیرت دین' ذوق وشوقِ مطالعہ' انابت الی اللہ ورقت قلبی' اتباع سنت وتعلق مع اللہ' عاجزی وانکساری' زہد واستغناء' دینی مدارس ومعاہد اور طالبان ومجاہدین کی سرپرستی غرض کس کس پہلو سے پردہ اُٹھایا جائے۔ہر ایک وصف پر لکھا جائے تو سینکڑوں صفحات سیاہ ہوجائیں گے۔مگر احقر کو تو صرف تصنیفی وتالیفی خدمات اور مادرِ علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے تعلق کے متعلق لکھنا ہے اور اس کے لئے بھی حیران و پریشان کہ کیا لکھوں اور کیسے لکھوں ؟؟ .... ۔

کیسے الفاظ کے سانچے میں ڈھلے گا یہ جمال سوچتا ہوں کہ تیرے حسن کی توہین نہ ہو

ولادت باسعادت :

آپ ۱۱رشعبان ۱۳۴۹ھ/۱۹۳۰ء میں مولانا قدرت شاہ بن مولانا عنبر شاہ بن مولانا میر دلیس شاہ کے ہاں اکوڑہ خٹک میں پیدا ہوئے۔

خاندانی پس منظر : آپ کے اجدادِ کرام شاہانِ مغلیہ کے دور میں بخارا سے باجوڑ اور پھر باجوڑ سے ہشنغر آئے۔

اجداد میں حضرت مولانا میر دلیس شاہ رحمہ اللہ بہت بڑے فقیہ گزرے ہیں، کنز الدقائق کے حافظ تھے، آپ نے حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کے رفقاء کے ہمراہ جہاد میں حصہ لیا۔ غرض آپ کے خاندانی اکابر اعلائے کلمۃ اللہ اور احیائے سنت میں مصروف رہتے تھے اور اب حضرت شیخ مدظلہ اپنے آبائی واجدادی ورثے کے وارث وامین ہیں۔

ابتدائی تعلیم :

آپ کی ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے والد ماجد مولانا قدرت شاہ کے ہاں ہوئی۔ نظمِ فارسی کی چند کتابیں حضرت مولانا عبدالرحیم سے پڑھیں۔ صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں حضرت مولانا قاضی حبیب الرحمٰنؒ فاضلِ دیوبند سے پڑھیں۔

اعلیٰ تعلیم :

شیخ الجامعہ حضرت مولانا بادشاہ گلؒ سے کافیہ مع ترکیب، بدیع المیزان اور میبذی کے کچھ اسباق پڑھے۔ اور دوبارہ کافیہ، تحریر سنبٹ اور میبذی محدثِ کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ سے اس وقت پڑھیں جب آپ شعبان ۱۳۶۶ھ میں دارالعلوم دیوبند سے تعطیلات گزارنے گاؤں تشریف لائے تھے۔ اسی دوران حضرت شیخ مدظلہ اور مولانا قاضی انوار الدین مدظلہ سابق مدرس دارالعلوم حقانیہ وقاضی علاقۂ خٹک نے حضرت شیخ الحدیثؒ کے ساتھ جانے کا ارادہ ظاہر کیا جسے حضرت شیخ الحدیث نے قبول فرمایا، مگر اللہ کا کرنا تھا کہ اسی رمضان میں پاکستان آزاد ہوا، اور فسادات شروع ہوئے۔ آمدورفت کے راستے مسدود ہوگئے تو حضرت شیخ الحدیث کے پاس بعض طلبہ آئے جو دیوبند جانا چاہتے تھے مگر فسادات کی وجہ سے نہ جاسکے۔ انہوں نے حضرت شیخ الحدیث سے دورۂ حدیث پڑھانے کی فرمائش کی۔ جسے حضرت شیخ الحدیثؒ نے قبول فرمایا۔ یوں حضرت شیخ مدظلہ بھی دارالعلوم حقانیہ ہی میں حضرت شیخ الحدیثؒ کے زیر سرپرستی پڑھتے رہے۔ گویا آپ مدظلہ دارالعلوم حقانیہ کے اوّلین طلباء میں سے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالغفور سواتی اور صدر المدرسین مولانا عبدالحلیم زروبوی اور دیگر اساتذہ سے بھی مختلف علوم وفنون میں استفادہ کیا۔

سنِ فراغت :

۱۳۷۳ھ میں محدثِ کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ سے دورۂ حدیث پڑھا۔ دورۂ حدیث کے امتحان میں اوّل رہے۔ دارالعلوم حقانیہ سے فراغت کے تقریباً تین ماہ آپ نے جامعہ اشرفیہ لاہور کے اساتذہ شیخ التفسیر مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ بانی ومہتمم جامعہ اشرفیہ سے خوب استفادہ کیا۔

درس وتدریس : چونکہ آپ مدظلہ کو طالب علمی ہی سے حضرت شیخ الحدیثؒ کی شفقت ومحبت، اصلاح وتربیت اور نظرِ کرم حاصل تھی، تو فراغت کے بعد ۱۱رشوال ۱۳۷۳ھ بمطابق ۱۳راپریل ۱۹۵۴ء اپنی مادرِ علمی دارالعلوم حقانیہ میں

تقرری ہوئی۔ ابتدائی کتابیں بار بار پڑھائیں اور چند سالوں کے بعد مشکوٰۃ شریف ج ا، موطائین، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، شمائل ترمذی اور شرح نخبۃ الفکر آپ کے زیر درس رہیں۔

مسندِ درس پر بیٹھ کر پھر استاد کے سامنے گھٹنے ٹیکنا بہت دل گردے کی بات ہے۔ مگر حضرت شیخ مدظلہٗ اب تک خود کو طالب علم سمجھ رہے ہیں۔ دورانِ درس بھی آپ نے ۱۳۷۸ء میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے ترجمہ وتفسیر پڑھی۔ استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہٗ بھی آپ کے رفیقِ درس تھے۔ پھر ۱۳۸۲ھ میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ سے تفسیر میں استفادہ کیا اور سند حاصل کی۔ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ سے بھی ترجمہ وتفسیر پڑھی۔ ردّ قادیانیت وعیسائیت اور فنِ مناظرہ کے اسباق مناظرِ اسلام مولانا لال حسین اختر رحمہ اللہ سے پڑھیں۔ ۲۰ سال درس وتدریس کے بعد محدثِ کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے مشورہ سے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں ۱۳۹۳ھ کو داخلہ لیا اور وہاں پندرہ برس تک مختلف شعبہ جات میں استفادہ کرتے رہے۔ یہاں تک ماجستر اور دکتورا کی ڈگریاں نمایاں نمبرات سے حاصل کی۔ قیامِ جامعہ کے دوران مسلکِ احناف کا خوب دفاع فرماتے اور احناف پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات دیتے۔ اس لئے آپ وہاں وکیلِ احناف کے نام سے مشہور تھے۔ آپ مدظلہٗ نے مسجد نبوی ﷺ میں درس وتدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے فراغت کے بعد ۱۴۰۷ھ میں آپ کو جامعہ کی طرف سے دارالعلوم کراچی میں بطور استاد متعین کیا گیا، بعد میں آپ مدظلہٗ نے جامعہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی اور منبع العلوم میران شاہ میں بھی تدریسی خدمات انجام دیں اور بالآخر اپنی مادرِ علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں اپنے دیرینہ رفیق شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہٗ کی دعوت پر شوال ۱۴۱۷ھ میں تشریف لائے اور کتبِ حدیث پڑھانے میں بفضل اللہ اب تک معروف ہیں۔ آپ نے تحفظ عقیدۂ ختم نبوت میں بھی مجاہدانہ کردار ادا کیا اور ۱۹۷۷ء میں دو ماہ تک سنت یوسفی پر عمل کرتے ہوئے پابند سلاسل رہے۔

حضرت شیخ مدظلہٗ کو اکابر ومشائخ سے اجازتِ حدیث اور اعزازی سندات حاصل ہیں اور اب بھی اگر پتہ چلے کہ فلاں جگہ شیخ الحدیث ہیں اور ان کی سندِ عالی ہے تو باوجود ضعف ونقاہت کے سینکڑوں میل سفر کی صعوبت برداشت کر کے تشریف لے جاتے ہیں اور سند الاجازۃ حاصل فرماتے ہیں۔ ویسے ہی آپ کے چند مشائخ جنہوں نے اعزازی سندات سے نوازا ہے۔ ان کے اسماءِ گرامی درج ذیل ہیں :

شیخ عبدالکریم کردی صدر المدرسین مدرسہ قادریہ بغداد، شیخ محمود تذیر طرازی مدنی مدرس مسجد نبوی علی صاحب تحیۃ وسلام، حضرت مولانا عبدالرحمٰن کاملپوری، علامہ سید سلیمان ندوی، مولانا بدر عالم میرٹھی، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی، مولانا رسول خان ہزاروی، مفتی محمد شفیع، مفتی محمود، مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مولانا عزیر گل، مولانا نافع گل،

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا قاری محمد طیب، مولانا محمد علی جالندھری، شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غور غشتی، مولانا غلام غوث ہزاروی، علامہ شمس الحق افغانی، مولانا عبدالغنی، مولانا سرفراز خان صفدر رحمہم اللہ تعالیٰ ...... مولانا شریف اللہ مدظلہ اور مولانا عبدالحلیم چشتی مدظلہ۔

تصنیف وتالیف :

درس وتدریس، دعوت وتبلیغ اور جہاد فی سبیل اللہ کے میادین میں خدمت کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف سے بھی رشتہ جوڑے رکھا اور کئی اہم کتابیں تصنیف فرمائیں جو رہتی دنیا تک قائم رہیں گی ان شاء اللہ۔

۱۔ تفسیر سورۂ کہف :

حضرت شیخ مدظلہ جب جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ (مدینہ یونیورسٹی) میں علمی پیاس بجھا رہے تھے تو ایم۔اے سال آخر میں مقالہ کے لئے سورۂ کہف کو منتخب فرمایا اور اس کی تفسیر اپنے مخصوص، نئے اور اچھوتے انداز میں کی۔ کہف کسے کہتے ہیں؟ واقعہ اصحاب کہف، یہ غار کہاں واقع ہے؟ واقعۂ ذوالقرنین اور اس سے حاصل ہونے والی سبق و نصیحت، واقعۂ موسیٰ وخضر علیہما السلام، حیاتِ خضرؑ اور وفاتِ خضرؑ کے قائلین کے دلائل، دجال کون؟ کب؟ اور کہاں؟ دجالی فتنہ سے بچاؤ کے اسباب اور اسی طرح بیسیوں عنوانات قائم کر کے ایک تحقیقی، علمی اور تفسیری مقالہ شائع فرمایا ہے جو سینکڑوں صفحات پر مشتمل ہے۔ کئی مرتبہ کتابی شکل میں شائع ہوا۔ کتاب چونکہ عربی میں ہے اور استفادہ کا حلقہ صرف عربی دان ہے ضرورت ہے کہ اردو، انگریزی، پشتو اور فارسی میں بھی ترجمہ ہو تاکہ حلقۂ استفادہ پھیل جائے۔

۲۔ تفسیر حسن بصری :

امام حسن بصریؒ سید التابعین کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کی ماں اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں۔ آپ انہیں کے گھر پیدا ہوئے اور اُم المؤمنین کے گھر اور گود میں آپ کی پرورش اور تربیت ہوئی۔ آپ بہت بڑے عالم، عابد اور زاہد تھے۔ آپ کی تفسیر بالماثور اوّلین تفاسیر میں شمار ہوتی ہے۔ تفسیر ابن عباسؓ، تفسیر مجاہد، تفسیر عکرمہ اور حسن بصری کی تفسیر یہ تمام دیگر تفاسیر کے لئے مرجع ہے۔

تاتاری جنگوں میں یہ تفسیر مفقود ہو گئی تھی۔ عالم اسلام کی عظیم یونیورسٹی جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ شعبہ دراساتِ علیا نے اس تفسیر کو معتمد ومستند تفاسیر سے دوبارہ جمع کرنے کے لئے دراساتِ علیا کے دو بڑے معتمد علماء کو یہ گراں قدر کام حوالہ کیا جس کے پہلے چودہ پارے مدینہ منورہ کے جلیل القدر عالم ڈاکٹر عمر یوسف کمال مدنی کو اور آخری سولہ پارے امام المجاہدین شیخ الحدیث والتفسیر مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی دامت برکاتہم کو حوالہ کئے گئے۔ دونوں حضرات نے چار سال کی طویل مدت میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس عظیم خدمت کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ حدیث

اور سیرت و تاریخ کے لاکھوں صفحات سے حضرت حسن بصریؒ کے تفسیری اقوال کو جمع فرمایا اور پھر رجال اسناد، روایت کی توثیق، اختلافی مسائل میں ترجیح راجح، فنِ تفسیر مین حسن بصری کا منہج، مفسرین میں آپ کا مقام، محدثین میں انکی روایات کا درجہ، صحابۂ کرامؓ کی صحبت میں پنج سالہ قیام، مواعظ، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے نام مکاتیب، اور انکے لئے بیشار علمی، دینی، تبلیغی کارہائے نمایاں، تفسیری فوائد و عجائب کا خزینہ و گنجینہ ہے جو کئی مرتبہ پانچ جلدوں میں طبع ہو چکی ہے

۳۔ زبدۃ القرآن :

جیسا کہ لکھا گیا ہے کہ حضرت شیخ مدظلہٗ نے ولی کامل شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ سے ترجمہ و تفسیر پڑھا، دورانِ درس آپ اپنی شیخ کے امالی، افادات، قرآنی علوم و معارف اور علمی نکات کو لکھتے رہے۔ حضرت لاہوری کی تفسیر کا محور تفسیر بالاعتبار والتاویل ہے جو قرآن مجید کا لب لباب ہے۔ حضرت لاہوری کا طرزِ تفسیر اپنے استاد و مربی امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمہ اللہ کا ہوتا اور انہی کے طرز پر ترجمہ و تفسیر پڑھاتے۔

حضرت شیخ مدظلہٗ نے بعض مخلص احباب کی ترغیب و تشویق اور اصرار پر ۴۶ سال بعد ۱۴۲۳ھ میں اسے القاسم اکیڈمی سے افادۂ عام کے لئے شائع فرمائی۔

۴۔ زاد المنتہی شرح سنن الترمذی :

زاد المنتہی جامع السنن للترمذی کی عربی شرح ہے جو قائد ملت حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے درسی افادات پر مشتمل ہے۔ حضرت مفتی صاحب نے اپنے درسِ ترمذی کے دوران خود اپنے قلم سے ترمذی پر حواشی، مختصر نوٹ، توضیحی تشریحی اور مختصر مگر جامع شرح لکھی۔ ابھی یہ سلسلہ جاری تھا کہ آپ سفرِ بیت اللہ کو جاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ آپ کے لائق فرزند، فاضلِ حقانیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب (امیر جمیعت علماء اسلام) نے اپنے عظیم والد کی عظیم علمی شرح کی ترتیب و تحقیق اور مراجعت و اشاعت کے سلسلے میں شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب مدظلہٗ سے رابطہ کیا تو حضرت شیخ نے اپنی ہمہ تن توجہ مبذول فرمائی اور ترتیب و تدوین، تحقیق و تخریج کے بعد زیور طباعت سے آراستہ فرمائی۔

۵. مكانة اللحية في الإسلام :

حضرت شیخ مدظلہٗ کتاب کے سبب تالیف میں تحریر فرماتے ہیں : مسجدِ اقصیٰ کے سفر شوال ۱۳۸۶ھ کے دوران جب میں القدس مبارک کے ایک بازار میں جا رہا تھا کہ مجھے ایک مسلمان نوجوان نے آواز دی اے سکھ! تو میں خاموش رہا، گویا کہ میں نے اس کی آواز سنی ہی نہیں اور یہ کوئی پہلا واقعہ نہ تھا، بیت المقدس کی سرزمین پر میرے کانوں میں ایسی باتیں پڑ گئیں اور اس سے سخت قسم کی باتیں میں نے بغداد اور عمان شہر کے راستوں میں سنی تھیں، اسی دوران اس مقدس

نوجوان نے پھر گرجدار آواز میں کہا تو میں حیران ہوگیا، اور کھڑا ہوگیا۔ ایک قدم آگے لیتا اور دوسرا قدم پیچھے کرتا اور متردد ہوا کہ اس سے بات کرلوں یا چشم پوشی اور اعراض کرلوں۔ اس لئے کہ اجنبی اور مسافر کو یہ زیب دیتا ہے کہ جھگڑوں اور مباحثوں سے دور رہے، تو تیسری مرتبہ اس نے پھر تیز آواز سے کہا، اے سکھ! ایک قدم آگے گیا تو ضمیر نے فتویٰ دیا کہ جب دینی شعائر کی توہین ہو، تو خاموش نہیں رہنا چاہئے بلکہ اس وقت خاموش رہنا کسی گونگے شیطان کی علامت ہے.........تو اس سفر میں میں نے ارادہ کرلیا کہ ایک کتاب "مکانة اللحیة فی الإسلام" (اسلام میں ڈاڑھی کا مقام) کے عنوان سے لکھوں گا"۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ کتاب عربی زبان میں ہے اردو دان اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے اردو میں ترجمہ کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ احقر نے ترجمہ کے بارے میں اپنے شفیق و مہربان استاد حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی دامت برکاتہم سے عرض کیا تو آپ نے حضرت شیخ مدظلہ کے نام مکتوب گرامی تحریر فرمائی اور ترجمہ کی اجازت طلب کی گئی۔ حضرت شیخ مدظلہ نے تحریراً اجازتِ ترجمہ و اشاعت مرحمت فرمائی۔ احقر نے اپنے محسن استاد حضرت حقانی صاحب مدظلہ کی نگرانی اور سرپرستی میں اردو ترجمہ کیا جسے حضرت شیخ مدظلہ نے دوبار اور حضرت حقانی صاحب مدظلہ نے ایک مرتبہ بنظرِ غائر اصلاح اور نظر ثانی فرمائی۔ ترجمہ پر حضرت شیخ مدظلہ اور حضرت حقانی صاحب مدظلہ نے وقیع تقاریظ بھی تحریر فرمائے۔ حضرت شیخ مدظلہ تحریر فرماتے ہیں :

"بندہ نے "اسلام میں داڑھی کا مقام" کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے۔ ماشاءاللہ موصوف نے پوری امانت و دیانت سے عام فہم، سلیس اردو میں ترجمہ کرنے سے اس اہم موضوع سے استفادہ کے دائرہ کو وسیع تر کردیا ہے"۔

۶. **ماقال استاذی علی اصول الشاشی :** جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ حضرت شیخ مدظلہ ایک کامیاب مدرس اور شفیق اتالیق ہیں۔ آپ کا ہر درس سینکڑوں طلباء قلم و قرطاس سے محفوظ کرتے ہیں۔ "ماقال استاذی علی اصول الشاشی" آپ مدظلہ کی اصولِ فقہ کی مشہور کتاب اصول الشاشی کی تقریر ہے، جسے حضرت شیخ کے شاگرد مولانا محمد یعقوب خان نے مرتب کی ہے، اور طلباء و علماء کے افادہ کے لئے شائع کی ہے۔

۷۔ **تقریر ہدایۃ النحو :**

ہدایۃ النحو علمِ نحو کی مشہور کتاب ہے۔ درسِ نظامی میں شاملِ نصاب اور درجۂ ثانیہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ چند سال قبل اصول الشاشی کی طرح ہدایۃ النحو بھی حضرت شیخ مدظلہ کے زیرِ درس رہی۔ حضرت مولانا عرفان الحق حقانی صاحب مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ نے انہی دروس کو کیسٹوں میں ریکارڈ کروایا۔ اس کے بعد حضرت مولانا امین الحق گستوئی (مصنف عجائب قرآن) کے صاحبزادے مولانا ظاہر شاہ حقانی نے اسے حضرت شیخ کی اجازت سے کیسٹوں سے نقل کیا ہے اور اب کمپوزنگ کے مراحل سے گزر رہی ہے۔ اللہ کرے حضرت شیخ مدظلہ کے اور کتابوں کی درسی تقاریر

بھی زیورِ طباعت سے آراستہ و پیراستہ ہوں۔

۸۔ختم نبوت پر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی مایہ ناز تقریر :

امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور ختم نبوت کے موضوع پر شاندار خطاب فرمایا تھا، جسے حضرت شیخ مدظلہ نے قلم بند کر کے شائع فرمایا۔ بعدازاں یہی تقریر ''خطباتِ امیر شریعت'' مرتبہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی میں بھی اور گنجینۂ علم وعرفان میں بھی شائع ہوئی۔

۹۔گنجینۂ علم وعرفان:

گنجینۂ علم وعرفان حضرت شیخ مدظلہ کے انقلابی اور مؤثر خطبات (جو آپ نے مختلف مواقع پر جامعہ ابوہریرہ میں فرمائے ہیں) علمی، تاریخی اور تحقیقی مقالات' مختلف موضوعات پر جامع مضامین' مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کے نام وقیع مکاتیب' ادبیات اور منظومات اور دلچسپ سفرناموں کا بہترین مجموعہ ہے، جسے حضرت حقانی صاحب مدظلہ کے لائق فرزند حافظ محمد طیب حقانی (ناظم دفتر جامعہ ابوہریرہ و فاضل جامعہ دارالعلوم حقانیہ) نے ترتیب دی ہے۔ علماء' طلباء' خطباء' عامۃ المسلمین' اربابِ علم وقلم اور مطالعاتی ذوق رکھنے والے احباب کے لئے ایک نادر علمی سوغات ہے۔

۱۰۔خطبات و بیاناتِ جمعہ :

حضرت شیخ مدظلہ کا وعظ و تقریر اپنی مثال آپ ہے۔ آپ دور دراز دینی اجتماعات میں لوگوں کی دعوت پر تشریف لے جاتے ہیں اور قرآن وسنت اور اسلاف اُمت کے کارناموں کی روشنی میں بیان فرماتے ہیں۔ سارا مجمع شاعر کے اس شعر کا مصداق ہوتا ہے ....؎

دیکھئے تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا   میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

آپ کئی سالوں سے جامع مسجد فاطمہؓ اکوڑہ خٹک میں جمعہ سے قبل خطاب فرماتے ہیں، جسے سننے کے لئے دور دراز سے عوام الناس' علماء اور طلباء تشریف لاتے ہیں۔ انہی بیانات و مواعظِ جمعہ کو حضرت شیخ مدظلہ کے تلمیذِ رشید مولانا محمد راشد حقانی نورانی نے جمع کرنا شروع کیا ہے۔ یہ کتاب بھی کمپوزنگ کے مراحل سے گزر رہی ہے، جو کئی جلدوں پر مشتمل ہوگی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ مدظلہ کا سایہ ہم فقیر طالب علموں پر تادیر قائم رکھے اور آپ کا فیض مزید چاردانگ عالم میں پھیلے۔ (آمین)

یقیناً دارالعلوم حقانیہ اپنے اس عظیم علمی اور روحانی فرزند پر رہتی دنیا تک فخر کرتی رہے گی۔